مسجد کے آداب و حقوق

مولانا محمد منشا کاشف فیصل آباد

الحمدلله والصلوة والسلام علی رسول الله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم قال الله تعالى في القرآن المجيد ﴿وان المسجد لله فلا تدعوا مع الله احدا ٥﴾ (سورۃ الجن ۱۸) ''اور یہ مسجدیں اللہ ہی کیلئے ہیں پس اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔''

اس آیت کا مطلب واضح ہے کہ مسجدوں کا مقصد صرف ایک اللہ کی عبادت ہے' عبادت بھی رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہو۔ اس لئے مسجدوں میں (بلکہ ہر جگہ) کسی اور کی عبادت' کسی اور سے دعاء مناجات' کسی اور سے استغاثہ واستمداد جائز نہیں' لیکن مسجدوں کا بطور خاص اس لئے ذکر کیا ہے کہ ان کے قیام کا تو مقصد ہی اللہ کی عبادت ہے۔ اگر یہاں بھی غیر اللہ کو پکارنا شروع کر دیا تو یہ نہایت ہی قبیح اور ظالمانہ حرکت ہوگی' لیکن بدقسمتی سے نام نہاد مسلمان اب مسجدوں میں بھی اللہ کے ساتھ دوسروں کو مدد کیلئے پکارتے ہیں' بلکہ مسجدوں میں کتبے آویزاں کئے ہوئے ہیں' جن میں اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے استغاثہ کیا گیا ہے۔

حضرت قتادہ اس آیت کی تفسیر یوں بیان کرتے ہیں' کہ یہود اور نصاریٰ جب اپنی عبادت میں جاتے' تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اوروں کو شریک کرتے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا' اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اسی سے مدد مانگنا اور مسلمانوں کو نماز میں یہی تعلیم دی گئی ہے۔

آج بعض لوگ جو بچوں کی بیماری یا اور سخت مصیبتوں میں کہنے لگتے ہیں' ﴿یا رسول الله انظر حالنا یا حبيب الله اسمع قالنا. انني في بحر غم مغرق. خذ یدی سهل لنا اشكالنا﴾ اور ﴿یا اللہ یا حسین خیر کیجیو یا معین الدین چشتی پار لگانا میری کشتی' یا اللہ یا محمد ﷺ اے اللہ اور اے محمد ﷺ ہماری مدد کرو' کوئی کہتا ہے امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادر۔

اسی طرح بے شمار وظائف اس طرح کے ہوتے ہیں۔ کیا اکیلا اللہ ہماری حاجات اور مشکلات کو آسان نہیں کرتا' جو کوئی دوسرا بھی درکار ہو کیا بری عادت ہوگئی ہے کہ اللہ کے ساتھ بندوں کو بھی ملا دیتے ہیں۔ مسجدیں صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں' کہ وہاں ﴿فاطر السموت والارض﴾ کے حضور جبین نیاز رکھی جائے۔ مفردات امام راغب میں ہے ﴿والمسجد موضع الصلوة اعتبار السجود وقيل المساجد مواقع السجود﴾ (جلد ۲' ص ۱۳۴' فلا تدعوا مع الله احدا) اس کی تفسیر میں امام طبری حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کی روشنی میں لکھتے ہیں کہ

مسجدوں کو صرف اللہ کے ذکر کیلئے مخصوص کر دو' اللہ کے سوا غیروں کیلئے وہاں کے ذکر وعبادت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ اللہ کے ذکر کے ضمن میں قرآن و حدیث پڑھنا' پڑھانا اور سمجھنا اور اس پر عمل کرنا بھی شامل ہے۔ ان امورات کے علاوہ مساجد کو سیاسی دنگل بنانا' مساجد کو صرف مخصوص پارٹیوں کیلئے اکھاڑے بنانا' مساجد کو اپنے حلقہ اثر تک محدود کر کے ایک ریاست بنا کر خود تقدس مآب بن کر قرآن وحدیث کو اپنی مرضی کے مطابق بیان کرنا ناجائز ہے۔

آج کل مساجد میں متولیوں' خطباء اور ائمہ مساجد نے احکام غیر اللہ کی روش اختیار کر رکھی ہے' بعض مساجد متولیوں' انتظامیہ چوہدریوں کی ملکیت اور تسلط میں ہیں۔ خطباء اور ائمہ مساجد کے ساتھ نازیبا الفاظ سے گفتگو کرتے ہوئے توہین کرتے ہیں اور اپنی مرضی کے مطابق دعوت وتبلیغ کی اجازت دیتے ہیں یا مسجد سے نکال دیتے ہیں۔ ان لوگوں نے مساجد اسلامیہ کی عظمت وجلالت اور تقدس کو گو براہ راست مجروح نہیں کیا' مگر اس کے اثرات نے عوام کے قلوب واذہان کو غیر محسوس انداز میں مسموم کر کے رکھ دیا ہے۔

مسجد کا مفہوم

لغوی اعتبار سے سجدہ کرنے کی ہر جگہ ہے' یعنی مسجد کے معنی سجدہ گاہ کے ہیں۔ ہر وہ پاک جگہ جہاں سجدہ کیا جاتا ہے' اسے مسجد کہتے ہیں۔ جیسے کہ حدیث شریف میں وارد ہے ﴿جعلت لی الارض مسجدا﴾ (بلوغ المرام) ''یعنی میرے لئے (ساری) زمین مسجد بنا دی گئی ہے۔''

لیکن شرعی اصطلاح میں ہر وہ جگہ جہاں روزانہ پانچ وقت کی نمازیں باجماعت ادا کی جائیں' نیز وہ جگہ کسی کی ملکیت میں نہ ہو' بلکہ محض عبادت الٰہی کیلئے وقف اور مختص ہو مسجد کہلاتی ہے۔

مسجد کی خبر گیری

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا في الجنة﴾ (بخاری ومسلم بحوالہ مشکوٰۃ) ''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں جنت میں اس کیلئے گھر بنائے گا۔''

مسجدوں کی تعمیر میں سادگی

﴿عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما أمرت بتشييد المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها كما زخرفت اليهود والنصاریٰ﴾ (رواه ابوداؤد بحوالہ منتقی الاخبار جلد ا صفحہ ۳۴۷) ''حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے' مجھے چونا گچ مسجدیں بنانے کا حکم نہیں ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ تم انہیں یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح خوبصورت ومزین بناؤ گے''

حضرت عمر ؓ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور فرمایا میں لوگوں کو بارش سے بچانا چاہتا ہوں اور ہدایت فرمائی کہ مسجد کو سرخ یا زرد کرنے سے پرہیز کرنا' ورنہ لوگوں کو فتنوں میں ڈال دو گے ان کا نقش ونگار اور زیب وزینت ہی کی طرف دھیان رہے گا اور اس سے نماز میں خلل آئے گا۔ (منتقی الاخبار)

اس سے ثابت ہوا کہ مسجد میں نقش ونگار نہیں ہونی چاہئے۔

مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھیں

﴿عن ابی قتادة ان رسول الله ﷺ قال اذا دخل احدكم فی المسجد فليركع ركعتين قبل ان يجلس﴾ (صحیحین)

''حضرت ابو قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے اور فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔ یہ مسجدوں کا حق ہے' جس کو ادا کرنا ضروری ہے اور رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال کو فرمایا مجھے وہ عمل بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں انجام دیا ہے' جس کے اجر وثواب سے تم بہت امیدوار ہو' کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔ انہوں نے عرض کیا' میرا ایسا عمل جس کے ثواب کی مجھے زیادہ امید ہے' یہ ہے کہ جب کبھی میں وضو کرتا ہوں تو حسب مقدر نماز ضرور پڑھ لیتا ہوں۔ (منتقی الاخبار جلد اول صفحہ ۵۱۱)

گھر سے وضو کا ثواب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے نکلے اور فرض نماز ادا کرنے کیلئے مسجد کی طرف جائے' اس کو اتنا ثواب ملے گا' جتنا کہ احرام باندھنے والے حج کرنے والے کو ملتا ہے اور جو شخص چاشت کی نماز کیلئے گھر سے نکلا اور خالص نماز چاشت کی نیت سے مسجد میں گیا' اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کے ثواب کے برابر ہے اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کر کے نماز پڑھنا اور اس درمیانے وقت میں بیہودہ کلام نہ کرنا ایسا عمل ہے' جو لکھا جاتا ہے علیین میں۔ (احمد' ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ' باب المساجد)

مسجدیں ایماندار بناتے اور آباد کرتے ہیں

﴿انما يعمر مساجد الله من امن بالله واليوم الاخر واقام الصلوة واتى الزكوة ولم يخش الا الله فعسى اولئك ان يكونوا من المهتدين ٥﴾ (پارہ ۱۰' سورۃ التوبہ ۱۸)

''سوائے اس کے نہیں آباد کرتے ہیں' اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں' پس ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور نہیں ڈرتے مگر اللہ سے پس نزدیک ہے کہ یہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں۔

ابو مسعود رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ لفظ عمارت سے مراد عموم ہے۔ اس میں مرمت مسجد شکستہ اور اس کی تنظیف اور صفائی اور اس میں علم کا درس کرنا وغیرہ شامل ہے۔ (فتح البیان)

تعمیر مساجد میں اقامت الصلوٰۃ قرآن وحدیث کا پڑھنا پڑھانا اور عمل کرنا کرانا بھی داخل ہے۔ حدیث انس ؓ میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' مجھے اپنے جلال وعزت کی قسم میں اہل زمین کے عذاب کا قصد کرتا ہوں' پھر روک لیتا ہوں' اپنے عذاب کو ان کی وجہ سے جو مسجدوں کو آباد کرتے ہیں آپس میں محبت کرتے ہیں' سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں۔ ابن عباس ؓ کہتے ہیں جو کوئی اذان سن کر جواب نہ دے اور مسجد میں نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی' وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے۔ (ابن عساکر ابن مردویہ)

قرآن مجید تعمیر مساجد کیلئے ایمان باللہ اور عمل کو شرط قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جو لوگ اعمال کفریہ وشرکیہ میں مبتلا ہیں' وہ مسجدوں کو آباد کرنے والے کیسے ہو سکتے ہیں۔

مشرک نہ مسجدیں بنا سکتے' نہ آباد کر سکتے ہیں

﴿ما كان للمشركين ان يعمروا مساجد الله شاهدين على انفسهم بالكفر اولئك حبطت اعمالهم وفي النار هم خالدون ٥﴾ (پ ۱۰ س التوبہ آیت ۱۷)

''نہیں لائق واسطے مشرکوں کے یہ کہ آباد کریں مسجدیں اللہ کی حالانکہ گواہی دیتے ہیں اوپر جانوں اپنی کے ساتھ کفر کے یہ لوگ جن کے تمام عمل برباد ہوئے اور بیچ آگ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

اس آیت مبارکہ میں شرک وکفر کو تعمیر وخدمت مساجد کے منافی فرمایا ہے' ان ہر دو آیات کا مفہوم واضح ہے کہ مسجدوں کی تعمیر وآبادی' ایمانداری کا کام ہے اور شرک وکفر میں ملوث لوگوں کو مساجد بنانے کی سعادت ہی نصیب نہیں ہوتی۔ آج کل تو مشرکین لوگ جہاں مزار اور ساتھ ہی مسجد بنا لیتے ہیں' مسجدیں بے آباد ہوتی ہیں' مزار وقبروں پر رونقیں ہوتی ہیں۔ مزاروں' قبروں' آستانوں پر عقیدت مندوں کے ہجوم کا مشاہدہ کر لیں یہ حقیقت روز روشن کی طرح سامنے آ جائے گی کہ عقیدت مندی کے ساتھ ساتھ دکانداری نے ایمان کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے' کیا کیا گل کھلائے ہیں۔ بزرگوں اور اولیاء اللہ کی قبروں کی قیمت وصول کی جا رہی ہے اور من سلویٰ سمجھ کر کھائی جا رہی ہے۔

وہاں مجاورت اور قلندری ہے اور سجدے اور طواف ہیں' رونا اور دھونا ہے۔ شیرینی اور چادریں ہیں' چرس اور بھنگ ہے' عریانی اور فحاشی ہے' گانا اور بجانا ہے' عرس اور میلے میں فیشن ہے۔ مرادیں ہیں' تبرک اور چڑھاوے ہیں' غرض ہر وہ چیز ہے' جس سے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا تھا اور جس میں مبتلا ہونے والوں کو دنیا میں ذلت اور آخرت میں جہنم کی آگ سے ڈرایا تھا۔ مشرکین نے انبیاء اور صلحاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔ اس سے حضور اکرم ﷺ نے سخت منع فرمایا' جیسا کہ حدیث میں ہے:

﴿عن جندب رضی الله عنه قال سمعت النبی ﷺ یقول الاوان من کان قبلکم قانوا یتخذون قبور انبیآئهم وصالحیهم مساجد الافلا تتخذوا القبور مساجد انی انهاکم عن ذلک﴾ (رواہ مسلم' مشکوٰۃ صفحہ ۶۹)

حضرت جندب روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگو کان کھول کر سن لو کہ تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں' انہوں نے اپنے انبیاء اور اپنے اولیاء اللہ کی قبروں کو عبادت گاہ اور سجدہ گاہ بنالیا تھا۔ سنو تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا' میں اس فعل سے تم کو منع کرتا ہوں۔ اس حدیث کو بیان کیا امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں مساجد کا لفظ ہے۔ سجدہ گاہ کو مسجد کہتے ہیں' حقیقت میں مشرکین کی مساجد' مزار اور قبریں ہیں۔ مشرکین مزاروں اور قبروں میں عبادت کرتے ہیں۔ اہل حدیث ان کو اس فعل سے روکتے ہیں' تو کہتے ہیں یہ تو وہابی ہیں گستاخِ رسول اور گستاخِ اولیاء ہیں۔ اولیاء کو مانتے ہی نہیں' اس طرح کہہ کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ دوسری روایت واضح الفاظ میں حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے ﴿زائرات القبور والمتخذین علیها المساجد والسرج﴾ (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی)

کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں کو مساجد (سجدہ گاہ) بنالینے والوں پر اور چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

آپ غور فرمائیں حضور اکرم ﷺ کے گستاخ کون ہیں' قبروں کی زیارت کرنے والی عورتیں اور قبروں اور مزاروں پر سجدہ کرنے والے اور قبروں پر چراغاں کرنے والے گستاخ اور لعنتی ہیں۔

مساجد تشتت وافتراق اور ضرر پہنچانے کیلئے نہیں

﴿والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا وتفریقا بین المؤمنین وارصاد المن حارب الله ورسوله من قبل لیحلفن ان اردنآ الا الحسنی والله یشهد انهم لکاذبون لا تقم فیه ابدا﴾

''اور جن لوگوں نے پکڑی ہے مسجد ضرر پہنچانے کو اور کفر کرنے کو اور جدائی ڈالنے کو درمیان ایمان والوں کے اور گھات لگانے کو واسطے اس شخص کے کہ لڑ رہے ہیں' اللہ اور اس کے رسول سے پہلے سے اور البتہ قسمیں کھائیں گے' یہ کہ نہیں ارادہ کیا تھا ہم نے مگر بھلائی کا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں مت کھڑا ہو بیچ اس کے۔''

حضرت ابن عباس ؓ اور دیگر صحابہ کرام ؓ سے شیخین' ترمذی' نسائی' احمد' ابو یعلیٰ' حاتم اور ابن خزیمہ وغیرہم کبار محدثین رحمہم اللہ نے روایت کی ہے۔ بعض رؤساء منافقین جو مسلمانوں میں تفریق ڈالنے اور ضعفاء قلوب کو اپنی نیات فاسدہ ومضلہ کا آلہ کار بنانے کیلئے جو مسجد تیار کر چکے تھے' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے' جب آپ غزوہ تبوک کیلئے گھر سے روانہ ہو چکے تھے کہ حضور ﷺ چل کر ایک نماز ہماری مسجد میں ادا فرمائیں۔ مگر آپ ﷺ نے فرمایا واپسی تک انتظار کرو۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو ان کے ارادہ نفاق اور فساد فی الملت سے آگاہ فرماتے ہوئے ﴿لا تقم فیه ابدا﴾ کا حکم فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس مسجد کو جلانے کا حکم دے دیا۔

مسجد مسلمانوں کا پہلا مکتب ہے......

مسلمانوں کی تعلیم وتربیت میں مسجد بہت اہمیت کی حامل ہے۔ سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے عہد رسالت میں تعلیم اور اسلام کی اشاعت کیلئے مسجد نبوی ﷺ میں پہلا مکتب قائم کیا' جسے صُفّہ کا نام دیا گیا۔ چنانچہ اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے والوں کو اصحاب صُفّہ کہا جاتا ہے۔ مسلمان بچے کی تعلیم وتربیت (قرآن حکیم کی تعلیم) کا آغاز یہاں ہی سے ہوتا ہے۔ چنانچہ اسلام کی پہلی تقریباً تین صدیوں تک مساجد کو درسگاہوں کی حیثیت حاصل رہی۔ چوتھی صدی ہجری میں الگ مدرسہ کا قیام عمل میں آیا۔

مسجد اسلامی ثقافت کا مرکز ہے......

مسجد تعلیم وتربیت' تہذیب وتمدن اور اسلامی ثقافت کا گہوارہ ہے۔ بڑوں کا احترام' چھوٹوں پر شفقت و پیار کی تعلیم مسجد میں دی جاتی ہے۔ مؤدب طور پر بیٹھنے کے آداب سے بہرہ ور کیا جاتا ہے۔ جسم ولباس کی پاکیزگی طہارت سے نماز کی ادائیگی ممکن ہے۔ اس طرح مسجد انسان کو پاکباز بنانے میں مدد ومعاون ثابت ہوتی' علاوہ ازیں مسجد میں فخریہ لباس کی جگہ سادہ اور متوسط لباس پسند کیا جاتا ہے۔

مسجد قومی وملی اتحاد کا نشان ہے......

ہمدردی وخیر خواہی اور اتحاد واتفاق اسلام کی اعلیٰ تعلیم ہے۔ اسلام ایک مجتمع سوسائٹی کی ترغیب دیتا ہے چنانچہ مسجد منتشر اور بکھرے ہوئے افراد کی شیرازہ بندی میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ اسلام میں روزانہ محلے میں مسجد میں پانچ دفعہ باجماعت نماز ادا کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے اور پھر ہفتہ بھر میں ایک دفعہ جمعہ کے روز شہر بھر کے لوگوں کو جامع مسجد میں آکر نمازِ جمع ادا کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور بلا عذر شرعی مسجد میں غیر حاضری نفاق سے تعبیر کی گئی ہے۔

اس طرح مسلمان جب مسجد میں آتے ہیں' تو ان میں یکجہتی وہم آہنگی' ناآشناؤں سے شناسائی ایک دوسرے

کے دکھ درد میں شرکت، حاجت مندوں اور ضرورت مندوں کی حاجات برآوری اور روزانہ کے ملاپ اور ملاقات سے تعاون کے جذبے کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ رشتہ آخرت مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ پھر ہفتہ میں ایک دن سارے شہر کے لوگوں کا ایک جگہ جمع ہو جانا اخوت اور تعاون کے سنگِ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ باہمی چپقلش نزاع اور اختلاف کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اور کوئی تعمیری مسئلہ غور طلب ہو تو اس کا حل اجتماعی طور پر کیا جا سکتا ہے۔ یقیناً ایسا نظامِ تعاون دنیا کے کسی مذہب میں موجود نہیں۔

مسجد تنظیم و مساوات کا سرچشمہ ہے......

مسجد میں جماعت کیلئے ایک امام اور خطیب کے انتخاب کی تلقین کی گئی ہے۔ امام و خطیب کا انتخاب علم و ادب کی وسعت اور تقویٰ و پرہیزگاری پر مبنی ہے۔ چنانچہ ایسے امام کی اقتداء میں نمازی اس طرح صفیں بنا کر نماز ادا کرتے ہیں، جیسے کوئی فوجی افسر اپنے فوجیوں کی صفوں میں ٹریننگ دے رہا ہے۔ امیر، غریب، شاہ و گدا، صغیر و کبیر، عربی و عجمی تمام کے تمام قدم سے قدم ملا کر جب صف بندی کرتے ہیں، تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنے مالکِ حقیقی کے اطاعت گزار اور مطیع و فرمانبردار ہونے کا اظہار کر رہے ہیں۔ جن میں کسی کے رنگ و نسل، قوم و ملک اور طبقہ کے لحاظ سے کسی کیلئے کوئی امتیاز نہیں۔ یقیناً وہ اپنے مالکِ حقیقی کے غلام ہیں۔ قعدہ، قیام، رکوع، سجدہ اور تسلیم میں تمام نمازیوں کی یکسانیت اس بات کی ترجمانی کرتی ہے کہ مسجد تنظیم و مساوات کا سرچشمہ ہے۔

مسجد مرکز عدالت ہے......

آنحضور ﷺ اور آپ کے بعد مسجد کو عدالتی حیثیت حاصل رہی، اختلافات و تنازعات مجادلہ، مقاتلہ اور نزائی جھگڑوں کا حل مسجد میں ہوا کرتا تھا۔ گویا کہ مسجد کو عدلیہ کا مقام حاصل تھا، مگر جوں جوں مسلمانوں میں اسلامی کمزوریاں ہوتی گئیں اور انہوں نے غیر مسلمانوں کے راہ و رسم قبول کرنے شروع کر دیئے تو آہستہ آہستہ مسجدوں کی جگہ عدالت گاہیں قائم ہوگئیں، رشوتیں عام ہوگئیں اور عدل و انصاف ختم ہوگیا اور اپنی من مانی کے فیصلے کیے جانے لگے۔

بہر حال مسجد اسلامی معاشرے میں بہت بڑی اہمیت و افادیت کی حامل اور مسلمانوں کی مرکزیت کا سرچشمہ ہے۔ معاشرے کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کیلئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مسجد کی عظمتِ رفتہ اور اسکا صحیح مقام از سرِ نو بحال کیا جائے۔

پہلی مسجد کون سی ہے......

﴿ان ابی ذر قال قلت یا رسول الله ای مسجد وضع فی الارض اول قال المسجد الحرام قلت ثم ای قال المسجد الاقصی قلت کم بینهما قال اربعون عاما ثم الارض مسجد فحیث ما ادرکت الصلوة فصل﴾ (متفق علیہ)

''حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے زمین پر کونسی مسجد بنائی گئی؟

فرمایا مسجد حرام۔

میں نے عرض کیا اور اس کے بعد؟

فرمایا مسجد اقصیٰ۔

میں نے پھر پوچھا ان دونوں مسجدوں کی تعمیر کے درمیان کتنا فرق تھا؟

فرمایا چالیس سال۔ اس کے بعد فرمایا اور اب تو ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے، جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں پڑھ لے۔''

تشریح: حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ساری زمین مسجد ہے، مگر مقبرہ اور حمام کہ ان میں نماز درست نہیں (ترمذی، داری)

ایک اور روایت میں ہے حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (۱) کوڑی پر کہ جہاں ناپاک چیزیں ڈالی جائیں۔ (۲) جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ (۳) مقبرہ میں (۴) راستہ کے درمیان میں (۵) حمام میں (۶) اونٹوں کے بندھنے کی جگہ اور (۷) خانہ کعبہ کی چھت پر (بحوالہ مشکوٰۃ شریف)

مسجد کی عظمت و فضیلت

درج ذیل فرمودات رسول اللہ ﷺ سے مسجد کی عظمت و فضیلت ظاہر ہو جاتی ہے۔

﴿عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ احب البلاد الی الله مساجدها وأبغض البلاد الی الله اسواقها﴾ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۳۶)

''حضرت ابوہریرۃ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ جگہ مساجد ہیں اور انتہائی ناپسندیدہ بازار ہیں۔''

﴿عن عثمان رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من بنی لله مسجدا بنی الله له بیتا فی الجنة﴾ (متفق علیہ)

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ (اس کے عوض میں) جنت میں اس کیلئے گھر بنائے گا۔''

﴿عن عائشة قالت امر رسول الله ﷺ ببناء المسجد فی الدور وان ینظف ویطیب﴾ (ابوداود ج ۱ ص ۶۶، جامع ترمذی ج ۱ ص ۹۶)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے گھروں، محلے میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ انہیں پاک و صاف رکھو۔''

﴿عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قیل یا رسول الله وما ریاض الجنة قال المساجد قیل وما الرتع یا رسول الله قال سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر﴾ (رواہ الترمذی

مشکوٰۃ)

''حضرت ابوہریرۃ ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو ان میں سے کچھ کھا لیا کرو۔ پوچھا گیا کہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا مسجدیں (پھر) پوچھا گیا کہ کھانے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ذکر کیا کرو۔''

﴿عن بریدة قال قال رسول الله ﷺ بشر المشائين في الظلم الى المساجد بالنور التام يوم القيامة﴾ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

''حضرت ابوہریرہ ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (رات) کے اندھیروں میں (نماز باجماعت میں شامل ہونے کیلئے) مسجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے پورے نور کی بشارت دو (جوان کو ملے گا۔)''

﴿عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله ﷺ اذا رايتم الرجل يتعاهد المسجد فاشهدوا له بالايمان فان الله يقول انما يعمر مسجد الله من امن بالله واليوم الاخر﴾ (رواہ الترمذی، ابن ماجہ، والدارمی بحوالہ مشکوٰۃ)

''حضرت ابوسعید خدری ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ مسجد پہنچنے کی بہت فکر اور مسجد کے معاملات میں مخلصانہ دلچسپی رکھتا ہے تو اس کے ایماندار ہونے کی شہادت دو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مساجد کی آبادی اور تعمیر مومن ہی کرتے ہیں' جن کا اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان ہے۔''

﴿عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ من غدا الى المسجد اوراح اعد الله نزله من الجنة كلما غدا اوراح﴾ (صحیح مسلم ج ا ص ۲۳۵)

''حضرت ابوہریرۃ ﷜ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے فرمایا جو شخص صبح و شام مسجد میں جائے' ہر صبح اور شام اللہ تعالیٰ اس کی مہمانی کا سامان جنت میں تیار فرماتا ہے۔''

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ مسجدیں زمین میں اللہ کا گھر ہیں' آسمان والوں تک ان کا نور اس طرح پہنچتا ہے جیسے ستارہ کا نور اہلِ زمین تک (تفسیر خازن)

ان فضائل کی بناء پر مسجد مسلمانوں کیلئے اجر و ثواب اور برکت و تقدس کے حصول کا مرکز ہے۔ اسی وجہ سے مسجد کا احترام اور اس کی عزت و توقیر کو ملحوظ خاطر رکھنے کیلئے ہادیٔ امت رہبر کامل امام الانبیاء سید المرسلین حضرت محمد ﷺ نے کچھ ہدایات و آداب بیان فرمائے۔ جن کا نہایت اختصار سے ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعا

﴿عن ابی اسید قال قال رسول الله ﷺ اذا دخل احدكم المسجد فليقل اللهم افتح لي ابواب رحمتك واذا خرج فليقل اللهم انى اسئلك من فضلك﴾ (صحیح مسلم ج ا ص ۲۴۸)

''حضرت اسید ﷜ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے ﴿اللهم افتح لي ابواب رحمتك﴾ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے ﴿اللهم انى اسئلك من فضلك﴾ اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل چاہتا ہوں۔''

شیطان سے بچنے کی دعا' مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پڑھیں۔

﴿عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال كان رسول الله ﷺ اذا دخل المسجد اعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم وسلطانه القديم من الشيطن الرجيم قال فاذا قال ذلك قال الشيطن حفظ منى سائر اليوم﴾ (رواہ ابوداؤد)

''حضرت عبداللہ عمرو بن العاص ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا مانگتے ﴿اعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم وسلطانه القديم من الشيطن الرجيم﴾ یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ذریعہ اس بزرگ و برتر ذات کے ذریعہ اور اس کی قدیم سلطنت کے ذریعہ شیطان الرجیم سے اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان ان کلمات کو کہتا ہے مسجد میں داخل ہوتے وقت تو شیطان کہتا ہے' محفوظ رہا یہ شخص میرے شر سے سارا دن۔ (مشکوٰۃ)

مسجد کی اہمیت وافادیت

﴿عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ من سمع ينشد ضالة في المسجد فليقل لاردها الله عليك فان المساجد لم تبن هذا﴾ (صحیح مسلم جلد ا ص ۲۱۰ و سنن ابی داؤد ص ۶۸ جلد ا)

''حضرت ابوہریرۃ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی کو سنو کہ وہ کوئی گم شدہ چیز کا مسجد میں اعلان کر رہا ہے تو اسے کہو خدا تمہیں یہ چیز واپس نہ دے۔ مسجدیں اس کام کیلئے نہیں بنائی گئیں۔

﴿عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال نهى رسول الله ﷺ عن تناشد الاشعار في المسجد وعن البيع والشراء فيه وان يتحلق الناس يوم الجمعة قبل الصلوة﴾ (جامع ترمذی جلد ا ص ۶۳' سنن ابی داؤد)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں (لغو اور بیہودہ) شعر پڑھنے سے منع فرمایا' نیز مسجد میں خرید و فروخت کرنے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا''

﴿عن معاوية ان قرة عن ابيه ان رسول الله ﷺ نهى عن هاتين الشجرتين يعني البصل والثوم وقال من اكلهما فلا يقربن مسجدنا وقال

ان کنتم لا بدا کلیهما فامیتوهما بطخا ﴾ (رواہ ابوداؤد،مشکوٰۃ)

"حضرت معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان دو درختوں (پیاز اور تھوم) سے منع فرمایا اور فرمایا جو ان دونوں کو کھائے' وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے اور فرمایا کہ اگر ان کا کھانا ضروری ہو تو پکا کر کھایا کرو۔"

نیز بخاری و مسلم میں حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو شخص ان بدبودار سبزیوں (پیاز اور لہسن) کو استعمال کرے وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے۔ جس چیز سے انسانوں کو تکلیف پہنچے فرشتے بھی اس سے ایذا محسوس کرتے ہیں۔ مسجد میں آواز بلند کرنے' شور و غوغا کرنے' ادھم مچانے اور ادھر ادھر کی لغو اور بیہودہ باتیں کرنے سے اجتناب کیا جائے۔

چنانچہ صحیح البخاری بحوالہ مشکوٰۃ جلد ا ص ۱۷ میں مذکور ہے کہ سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں سو رہا تھا (دفعتہً) ایک آدمی نے کنکر مارا۔ میں نے جب دیکھا تو حضرت عمر ﷺ تھے۔ آپ نے فرمایا جاؤ ان دو آدمیوں کو لے آؤ' میں ان کو آپ کے پاس لے آیا۔ حضرت نے دریافت فرمایا تم کون ہو' تم کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ فرمایا اگر تمہارا قیام مدینہ میں ہوتا تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا کیونکہ تم آنحضرت ﷺ کی مسجد میں شور کر رہے ہو۔ چنانچہ عہد رسالت میں مسجد میں مکمل سکوت ہوتا تھا اور صحابہ کرام ﷺ نہایت خاموشی سے بیٹھ کر آنحضور ﷺ کے ارشادات عالیہ سے مستفید ہوا کرتے تھے۔

اسلام ایک اجتماعی نظام حیات کی دعوت دیتا ہے۔ ﴿واعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا﴾ (آلِ عمران) ﴿انما المؤمنون اخوة﴾ (الحجرات) اور ﴿المسلمون کرجل واحد﴾ (حدیث صحیح) کی تعلیم دے کر روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو ایک ہی رشتہ اخوت میں منسلک کرتا ہے اور تمام اندرونی اختلافات و تنازعات اور ہر قسم کے انتشار و خلفشار کو نہایت مذموم قرار دیتا ہے۔ ایک طرف ﴿اتبعو السوا د الاعظم﴾ کی تعلیم ہے اور دوسری طرف ﴿من شذ شذ فی النار﴾ کے ترہیب ہے۔ چنانچہ جملہ مسلمانوں کے متحد و متفق رہنے اور ہم آہنگی و یگانگت کے سلسلے میں جو سب سے اہم مرکز و مقام زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرتا ہے وہ مسجد ہے' اس سے ہر شخص مسجد کی اہمیت و افادیت کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

مسجد روحانی اور اخلاقی تربیت گاہ ہے......

ذکرِ الٰہی اور تزکیہ نفس اخروی کامیابی کی ضمانت ہے۔ چنانچہ ایسی ستودہ صفات کے حاملین مساجد کی زینت ہوتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ مساجد میں ہی اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ ان کا دل ہر وقت مسجد سے معلق رہتا ہے۔ مسجد سے باہر ماہی بے آب کی طرح بے چین و بے قرار ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسے متقی پرہیزگار اور اولیاء اللہ جیسے خدا رسیدہ آدمیوں سے عام آدمی ملاقات کرتا ہے۔ ان کی مجلس میں شرکت کرتا ہے۔ ان کے پند و نصائح کو سنتا ہے تو ان کے اخلاق و عادات کا اثر اس کے دل و دماغ پر پڑتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے جب یہ ایک عاجز اور فقیر بن کر سر بسجود ہوتے ہوئے ﴿سبحان ربی الاعلی﴾ کا وظیفہ کرتا ہے تو یہ کبر و غرور سے خالی ہو جاتا ہے اور اس سے سرکشی و انانیت خود بخود زائل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خدائے لم یزل کا مطیع و فرمانبردار بندہ بن جاتا ہے۔

اللہ کی مسجدوں سے روکنا بڑا ظلم ہے......

﴿ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه وسعی فی خرابها اولئک ما کان لهم ان یدخلوها الا خائفین لهم فی الدنیا خزی ولهم فی الاخرة عذاب عظیم﴾ (البقرہ آیت ۱۱۴)

"اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں خدا کے ذکر و دعوت توحید کو منع کرے اور اس طرح اس کی خرابی کے درپے رہے' ایسے لوگ تو خود اس لائق نہیں کہ مسجدوں میں آنے پائیں مگر پاداش عمل کے خوف سے ڈرتے ڈرتے (ایسے ظالم) لوگوں کیلئے (جو مسجدوں میں آنے سے بالواسطہ یا بلاواسطہ دوسروں کو روکتے ہیں) دنیا میں ذلت اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔"

اس آیت کی تفسیر میں دو قول ہیں' ایک تو یہ کہ اس سے مراد نصاریٰ ہیں' دوسرا یہ کہ اس سے مراد مشرکین ہیں۔ نصاریٰ بھی بیت المقدس کی مسجد میں پلیدی ڈال دیتے تھے اور لوگوں کو اس میں نماز ادا کرنے سے روکتے تھے۔ بخت نصر نے جب بیت المقدس کی بربادی کے لئے چڑھائی کی تھی تو ان نصرانیوں نے اس کا ساتھ دیا تھا اور مدد کی تھی۔ بخت نصر بابل کا رہنے والا مجوسی تھا اور یہودیوں کی شہ دینے پر نصرانیوں نے بھی اس کا ساتھ دیا تھا اور اس لئے بھی کہ بنی اسرائیل نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو قتل کر ڈالا تھا اور مشرکین نے بھی رسول اللہ ﷺ کو حدیبیہ والے سال کعبۃ اللہ سے روکا تھا۔ یہاں تک کہ ذوالحلیفہ میں آپ ﷺ کو قربانیاں کر دینی پڑیں اور مشرکین سے صلح کر کے آپ ﷺ وہیں سے واپس آ گئے۔ حالانکہ یہ امن کی جگہ تھی۔ باپ اور بھائی کے قاتل کو بھی یہاں کوئی نہیں چھیڑتا تھا اور اس کے اجاڑنے کی کوشش ان کی یہی تھی کہ ذکر اللہ اور حج و عمرہ کرنے والی مسلم جماعت کو انہوں نے روک دیا۔ حضرت ابن عباس ﷺ کا یہی قول ہے۔ ابن جریر رحمہ اللہ علیہ نے پہلے قول کو پسند فرمایا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے ہم مساجد کا احترام کریں' اس کی افادیت و اہمیت کو سمجھیں اور انہیں آباد کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ آخر میں دعا ہے:

﴿اللهم احسن عاقبتنا فی الامور کلها واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرة﴾

"اے اللہ تو ہمارے تمام کاموں کا انجام اچھا کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے نجات دے۔"